Pathway to Ilm

# ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 28 | ربیع الثاني 1448 / اکتوبر 2026

## رسول اللہ ﷺ کے حقوق – حصہ اول (جاری)

گزشتہ شمارے میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سب سے پہلے اور بنیادی حق کا ذکر کیا تھا، اور وہ ہے آپ ﷺ پر کامل یقین اور پختہ ایمان رکھنا۔ اس ایمان میں یہ یقین بھی شامل ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے متعدد مواقع پر اس حقیقت کو واضح فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے: مجھے ایسے جامع کلمات عطا کیے گئے جو مختصر ہونے کے باوجود وسیع معانی رکھتے ہیں؛ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی؛ میرے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا؛ میرے لیے پوری زمین کو سجدہ گاہ اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا؛ مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا؛ اور میرے ذریعے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔" (صحیح مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے، لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔" (جامع الترمذی)

خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو شریعت لے کر تشریف لائے، وہ مکمل اور آخری شریعت ہے؛ اب کوئی نئی آسمانی شریعت آکر اسے منسوخ یا تبدیل نہیں کرے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔" (سورۃ المائدہ، 5:3)

لہٰذا حضرت محمد ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی ایسی نئی الٰہی شریعت آئے گی جو قرآن و سنت کی جگہ لے سکے۔ آپ ﷺ جو ہدایت لے کر تشریف لائے وہ قیامت تک کے لیے کامل، جامع اور کافی ہے۔

یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ سنت صرف صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے تک محدود نہیں تھی۔ سنت ہر دور، ہر معاشرے اور ہر طرح کے حالات میں مسلمانوں کی رہنمائی کرتی رہے گی۔ ہماری عبادات ہوں یا اخلاق و کردار، خاندانی زندگی ہو یا لوگوں کے ساتھ معاملات، یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق—زندگی کے ہر اہم شعبے میں سنت ہماری رہنمائی کا ذریعہ ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے سنت کی اہمیت کے بارے میں سخت تنبیہ فرمائی ہے:

"جو شخص سنت کو حقیر سمجھے، اسے معمولی جانے یا اس پر عمل کرنے میں سستی کرے، اسے اس سزا کا سامنا کرنا پڑے گا کہ فرائض ادا کرنے کی قوت اور توفیق اس سے سلب کر لی جائے گی۔"

ماخوذ از: مولانا احمد معین صدیقی، الایمان کالج نیوز لیٹر، شمارہ 28، صفحات 6–7

## ہمارے پیارے نبی ﷺ کی 100 سنتیں

31 کھانا کھانے کے بعد دونوں ہاتھ دھونا۔

32 اس کے بعد کلی کرنا۔

33 پانی پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

34 مسلمان کو چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے پانی پیے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

35 بیٹھ کر پانی پینا۔

# کفار کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو ایذائیں — حصہ دوم

رسول اللہ ﷺ پر کفار کی طرف سے ظلم و ستم بڑھتا ہی چلا گیا، لیکن اسی کے ساتھ آپ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بے مثال جرأت اور وفاداری بھی نمایاں ہوتی گئی۔ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا: "سب سے زیادہ بہادر شخص کون ہے؟" لوگوں نے جواب دیا کہ آپ خود سب سے زیادہ بہادر ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "نہیں، سب سے زیادہ بہادر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔"

پھر انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ قریش کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے۔ وہ آپ ﷺ کو مارتے، ایذا پہنچاتے اور طعن و تشنیع کرتے ہوئے کہتے تھے: "کیا تم ہی وہ شخص ہو جس نے تمام معبودوں کو ایک ہی معبود بنا دیا ہے؟" اس وقت وہاں موجود کسی شخص میں یہ جرأت نہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی مدد کے لیے آگے بڑھے۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوراً آگے بڑھے، رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا اور فرمایا: "کیا تم ایک شخص کو صرف اس وجہ سے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے؟"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر وضاحت فرمائی کہ فرعون کے خاندان کے مومن شخص نے اپنا ایمان چھپا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زبانی دفاع کیا تھا، جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایمان کھلے طور پر ظاہر کیا اور رسول اللہ ﷺ کا زبان سے بھی اور اپنے عمل سے بھی دفاع کیا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ خانۂ کعبہ کا طواف فرما رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط، ابوجہل اور امیہ بن خلف آپ ﷺ کو مسلسل برا بھلا کہنے اور ایذا پہنچانے لگے۔ جب ان کی گستاخی اور اذیت حد سے بڑھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں تنبیہ فرمائی کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا عذاب بہت جلد انہیں اپنی گرفت میں لے لے گا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوش خبری دی کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اپنے دین کو غالب فرمائے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔

ایک اور موقع پر رسول اللہ ﷺ خانۂ کعبہ کے قریب نماز ادا فرما رہے تھے۔ ابوجہل نے لوگوں کو اکسایا کہ جب محمد ﷺ سجدے میں جائیں تو کوئی شخص ذبح کیے ہوئے اونٹ کی اوجھڑی آپ ﷺ کی پشت پر رکھ دے۔ عقبہ بن ابی معیط نے اس ناپاک حرکت کو انجام دیا، جبکہ قریش کے لوگ بیٹھے یہ سب دیکھ کر ہنستے رہے۔

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں پہنچیں اور آپ ﷺ کی پشتِ مبارک سے وہ گندگی صاف کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا اور ان لوگوں کے خلاف اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ میں بددعا فرمائی جنہوں نے آپ ﷺ کو اس قدر ایذا پہنچائی تھی۔ آپ ﷺ نے جن لوگوں کے نام لیے، ان میں سے بہت سے لوگ بعد میں غزوۂ بدر میں مارے گئے۔

گھر میں بھی رسول اللہ ﷺ کفار کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ تھے۔ آپ ﷺ نے ذکر فرمایا کہ آپ کے دو بدترین پڑوسی، ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط، بار بار آپ ﷺ کے دروازے پر گندگی پھینکا کرتے تھے۔

لیکن ان تمام مصائب اور تکالیف کے باوجود رسول اللہ ﷺ اپنے موقف پر ثابت قدم رہے۔ نہ تمسخر آپ ﷺ کو روک سکا، نہ جسمانی اذیت، نہ ہی بے حرمتی اور تذلیل۔ آپ ﷺ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا پیغام پہنچانے کے مشن سے ایک لمحے کے لیے بھی پیچھے نہ ہٹے۔

ماخذ: محمد ادریس کاندھلوی، سیرۃ المصطفیٰ (ص: 74-75)

# کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ اسلام میں درخت لگانا یا کوئی ایسی چیز اُگانا جس سے مخلوق کو فائدہ پہنچے، صدقۂ جاریہ کے اجر کا ذریعہ بن سکتا ہے؟ اگر کسی مسلمان کے لگائے ہوئے درخت یا اُگائی ہوئی چیز سے کوئی انسان، جانور یا پرندہ فائدہ اٹھاتا ہے تو اسے اس کے لگانے والے کے لیے صدقہ شمار کیا جاتا ہے اور اس کا اجر لکھا جاتا ہے۔

اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے والے بظاہر معمولی کام بھی دیرپا اجر کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ درخت لگانا، ماحول کی نگہداشت کرنا اور ایسی غذائیں پیدا کرنا جن سے انسان اور جانور فائدہ اٹھائیں، محض دنیاوی فائدے کے کام نہیں، بلکہ اچھی نیت کے ساتھ یہ سب عبادت اور اجر و ثواب کا ذریعہ بھی بن سکتے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جو مسلمان کوئی درخت لگاتا یا کھیتی بوتا ہے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھاتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔" (صحیح البخاری، 2320)

ہمارے پہلے شائع شدہ مضامین اور نیوز لیٹر کے لئے ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیں اور مندرجہ ذیل لنک کو دبائیں:
www.pathwaytoilm.info